بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوسری شادی کے احکام ومسائل

شادی انبیائے کرام کی سنت ہے،اللہ کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ(الرعد: 38)

ترجمہ: ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا، کسی رسول سے نہیں ہو سکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لے آئے، ہر مقررہ وعدہ کی ایک لکھت ہے۔

جو مسلمان نبی کی اس سنت سے اعراض کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

النِّكاحُ من سنَّتي ، فمن لم يعمَل بسنَّتي فليسَ منِّي ، وتزوَّجوا ، فإنِّي مُكاثرٌ بِكُمُ الأممَ ، ومن كانَ ذا طَولٍ فلينكَح ، ومن لم يجِد فعلَيهِ بالصِّيامِ ، فإنَّ الصَّومَ لَهُ وجاءٌ(صحيح ابن ماجه:1508)

ترجمہ: نکاح میرا طریقہ ہے اور جو شخص میرے طریقے پر عمل نہیں کرتا،اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔شادیاں کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا،جو (مالی طور پر)استطاعت رکھتا ہو وہ (ضرور) نکاح کرے اور جسے (رشتہ) نہ ملے، وہ روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ خواہش کو کچل دیتا ہے۔

جس نے طاقت رکھتے ہوئے شادی کرلی اس نے سنت پر عمل کیا،جو طاقت رکھنے کے باوجود شادی نہیں کرتا وہ

تارک سنت ہے،اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو شادی کی عمر کو پہنچ گئے اور گناہ میں واقع ہونے کا خطرہ ہے مگر بعض دنیاوی مقاصد کی برآوری کے لئے شادی میں ٹال مٹول کرتے ہیں۔ مخلوط تعلیم حاصل کرنے والے یا اختلاط کی جگہوں پہ رہنے سہنے والے اس قسم کے بہت سے لوگ ناجائز طریقے سے شہوت رانیاں کرتے ہیں۔ اس مرحلے میں سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ وقت پہ اپنے ماتحت کی شادی کرادے تاکہ شرمگاہ کی حفاظت ہوسکے جوکہ نکاح کے ایک اہم مقاصد میں سے ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

يا معشرَ الشبابِ ! من استطاع منكم الباءةَ فليتزوجْ . فإنه أغضُّ للبصرِ ، وأحصنُ للفرجِ . ومن لم يستطعْ فعليه بالصومِ . فإنه له وجاءٌ(صحيح مسلم:1400)

ترجمہ:اے جوانوں کے گروہ!تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے،یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کر لے ،یہ خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔

اگر مرد نے ایک خاتون سے شادی کرلی تو اس نے سنت پر عمل کرلیا،رہا مسئلہ دوسری شادی کا تو یہ بھی مردوں کے لئے مباح ہے۔قرآن میں اللہ نے پہلے دو شادی کا ہی ذکر کیا ہے پھر تین،پھر چار،ان میں انصاف نہ کر سکنے کی صورت میں ایک کو اختیار کرنے کا حکم ملا۔

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً(النساء:3)

ترجمہ:اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو،دو دو، تین تین،چار چار سے،لیکن اگر تمہیں برابری نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

یہاں دوسری شادی سے متعلق چند احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

دوسری شادی کا حکم:

پہلے یہ سمجھ لیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کثرت سے شادی کیا کرتے تھے،اسلام نے شادی کی حد متعین کی کہ اگر کوئی شادی کرنا چاہے تو چار تک اس کی حد متعین ہے۔ایک سے زائد شادیاں بیویوں کے درمیان حقوق کی رعایت اور عدل وانصاف سے مشروط ہے ورنہ ایک ہی شادی پر اکتفا کرے۔دوسری شادی کرنا سماج میں بہت ہی معیوب سمجھا جاتاہے،آج ماڈرن ماحول میں عشق وعاشقی کرنے والے، باہر منہ مارنے والے اور ناجائز طریقے سے ہوس کی پیاس بجھانے کو بھی اتنا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔اسلام نے دوسری شادی کو جائز ٹھہرایاہے اس کو معیوب سمجھنے والے یا اس حکم ربانی کو غلط تصور کرنے والے کی عقل میں بلاشبہ فتور ہے۔

دوسری شادی کی شرط:

دوسری شادی اتنا آسان بھی نہیں ہے جتنا کہ لوگ سمجھتے ہیں اس کے لئے مندرجہ ذیل چند شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: دونوں بیویوں میں عدل قائم کرسکے۔اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً (النساء:3) یعنی اگر تمہیں عدل نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

دوسری شرط: دونوں بیوی کو کھلانے کی طاقت ہو،اللہ کا فرمان ہے: وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (النور:33)

ترجمہ: اور ان لوگوں کو پاکدامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے حتی کہ اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے مالدار کردے۔

تیسری شرط: مرد میں ایک سے زائد عورت کے لئے قوت مردانگی موجود ہو۔نبی ﷺ کا فرمان ہے: من استطاع منكم الباءة فليتزوج (صحیح مسلم) یعنی تم میں سے جو شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہی شادی کرے۔

یہ شروط پائی جائیں پھر کوئی مرد کسی دوسری عورت سے شادی کرسکتاہے وگرنہ نہیں ۔

دوسری شادی کے بعض حقوق وآداب

بیویوں کے حقوق میں سے ہے کہ دونوں کے درمیان رات بسر کرنے کے لئے باری متعین کرے،اسی طرح سفر پہ جانے کے لئے بیوی کے نام سے قرع ڈالے جس کا نام آئے اسے سفر پہ لے جائے،دونوں بیویوں کے لئے یکساں کھانے،رہائش اور کپڑے کا بندوبست کرے۔ اسی طرح دونوں بیویوں کو الگ الگ کمرے میں رکھے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک عورت کا ستر دوسری عورت کے لئے دیکھنا جائز نہیں ہے،ایک جگہ ہونے سے ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہوگی۔لہذا اس صورت سے اجتناب کرے۔مرد کے لئے جائز ہے کہ ایک ہی رات میں ایک سے زائد بیوی سے جماع کرے،یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان النبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يدورُ على نسائِه في الساعة الواحدةِ ، منَ الليلِ والنهارِ ، وهنَّ إحدى عشْرَةَ . قال : قلتُ لأنسٍ : أوَ كان يُطيقُه ؟ قال : كنا نتحدَّثُ أنه أُعطِي قوةَ ثلاثين

(صحيح البخاري:268).

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور یہ گیارہ تھیں۔(نو منکوحہ اور دو لونڈیاں)راوی نے کہا،میں نے انس سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طاقت رکھتے تھے۔تو انہوں نے کہا ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس مردوں کے برابر طاقت دی گئی ہے ۔

گویا ایک رات میں کئی بیوی سے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایک کمرے میں ایک دوسری بیوی کے سامنے جماع کرنا حیاو مروت کے خلاف ہے ساتھ ہی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھے۔

ایک بیوی کو دوسری بیوی کے سامنے نہ ڈانٹ ڈپٹ کرے نہ مارے اور نہ ہی ان میں یا ان کے اولاد کے مابین کسی

قسم کی تفریق کرے، دونوں بیویوں میں الفت ومحبت کی فضا قائم رکھنے کے لئے تنازعات پیدا ہونے کے اسباب وعوامل سے اجتناب کرے، اگرآپس میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے تو سختی کی بجائے نرمی سے حل کرنے کی کوشش کرے اور اس میں کسی ایک کی طرفداری نہ کرے۔

تعدد ازدواج اور خواتین کا نظریہ: اسلام سراپا دین رحمت ہے، وہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا۔ عورت کو فطرتاً ایسا لگتا ہے کہ دوسری شادی ہمارے اوپر ظلم وزیادتی ہے۔یہی وجہ ہے عورت اپنے شوہروں کے لئے دوسری بیوی پسند نہیں کرتی۔ میں مسلمان بہنوں سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرآپ اپنے نفس کو شرع کے تابع بنائیں اور اپنی منفعت کی بجائے اجتماعی منفعت پر نظر دوڑائیں، نیز شادی کا مقصد اور تعدد ازدواج کی حکمتوں پر غور کریں تو اللہ کے اس فیصلے پر آپ کا دل ضرور مطمئن ہوگا۔

تعدد ازدواج کی حکمت: پہلے دھیان میں یہ رہے کہ شادی کی حکمت مسلمانوں کی تعداد بڑھانا جس پر نبی ﷺ بروز قیامت فخر کریں گے، اسی طرح شرمگاہ کی حفاظت بھی شادی کے مقصد میں سے ہے۔

☆ایک سے زائد شادی حکم الہی ہے اور اللہ کا کوئی حکم کسی مصلحت کے بغیر نہیں خواہ ہماری محدود عقل اس کا ادراک کرے یا نہ کرے۔

☆قدرتی طور پر دنیا میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے اور باہر مردوں کے کام کاج، مسائل، جھگڑا لڑائی، قتل وفساد کے

سبب مرد ہی کا زیادہ نقصان ہوتا ہے، اگر ہر آدمی ایک شادی پر اکتفا کرے تو بقیہ عورتوں کی شادی کا مسئلہ پیچیدہ ہو جائے گا۔آج جہیز کی لعنت کا ایک سبب لڑکیوں کی کثرت ہے، اگر لڑکیاں کم ہوتیں تو لڑکے پیسہ دے دے کر شادی کرتے۔لڑکیوں کی کثرت کوئی مسئلہ نہیں ہے بشرطیکہ لوگ متعدد شادیاں کرے، آج لوگوں نے شادی چھوڑ کر زناکاراستہ تلاش کیا تو اللہ نے ان میں ایڈز کی بیماری پھیلادی۔

☆خواتین پہ بعض مخصوص مراحل آتے ہیں اس وقت مرد اپنی بیوی سے دور رہتا ہے اس صورت میں کثرت جماع والا شخص یا تو دوسری شادی کرے گا یا زناکاراستہ اختیار کرے گا یا پھر بیوی ہی سے ناجائز طریقے سے فائدہ

اٹھائے گا،ان تمام صورتوں میں دوسری شادی جائزواولی ہے۔

☆ بعض مردوں میں قدرتی طور پر شہوت زیادہ ہوتی ہے ایسے حضرات کے لئے بھی جائزراستہ دوسری شادی ہی ہے ورنہ غلط راستہ اختیار کرے گا۔

☆بعض لوگوں کوایک بیوی سے اولاد نہیں ہوتی رہتی ہے،مایوسی میں زندگی گزاررہاہوتاہے مگر دوسری شادی سے بہت سارے لوگ صاحب اولاد ہو جاتے ہیں۔

☆بیوہ یامطلقہ یاعمررسیدہ عورت(کسی بیماری کے سبب یاعیب کے سبب یار شتہ طے کرتے کرتے کافی وقت گزرگیااور آج ایسابہت دیکھنے کوملتاہے خصوصاجولڑکی کالی یامعذوریاغریب ہو)سے شادی کرنالوگ معیوب سمجھتے ہیں،اگران سے کوئی شادی کرلے توایسے مرد کوحقارت بھری نظروں سے دیکھاجاتاہے۔ایسی عورتوں سے شادی کرناجہاں ان کے ساتھ احسان وسلوک ہوتاہے وہیں شادی کے مقاصد بھی پورے ہوتے ہیں۔

☆ تعدادازدواج سے پرفتن دورمیں شرمگاہوں کی حفاظت پر قوی مددملتی ہے۔

دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت:

دوسری شادی کے متعلق لوگوں میں ایک غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرد پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کرسکتا۔یہ غلط فہمی ہی ہے اسلام میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔دوسری شادی کے معاملے میں مرد خود مختار ہے اسے پہلی بیوی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ دوسری شادی کی ضرورت مرد کوہے نہ کہ عورت(شوہر ہوتے ہوئے)کواس لئے عورت سے پوچھنے کاسوال ہی پیدانہیں ہوتا۔نیز قرآن وحدیث میں پہلی بیوی سے اجازت طلبی کاکوئی ثبوت نہیں ملتا۔

ہاں اگرکوئی شخص بطوراحسان پہلی بیوی سے پوچھ لیتاہے یااس کودوسری شادی کی اطلاع دیتاہے تواس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دوسری شادی پہ پہلی بیوی کامطالبہ طلاق: بعض عورتیں دوسری شادی پہ اس قدر آگ بگولہ ہو جاتی ہیں کہ شوہر سے دوسری بیوی کی طلاق کاجبراً مطالبہ کرتی ہیں اور مرنے یامارنے کی مختلف دھمکیاں

دیتی ہیں۔ کسی بھی عورت کا ایسا مطالبہ کرنا جائز نہیں بلکہ اللہ اور اس رسول کے حکم کی نافرمانی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لا يحِلُّ لامرأةٍ تسألُ طلاقَ أختِها؛ لِتَستفرِغَ صَحفَتَها، فإنَّما لها ما قُدِّرَ لها(صحيح البخاري:5152)

ترجمہ: کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں کہ اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کے برتن کو فارغ کر کے خود نکاح کر لے، بلکہ اس کے مقدر میں جو کچھ ہے وہ اسے ملے گا۔

لہذا عورتوں کو صبر سے کام لینا چاہئے اور اپنے نفس کو شریعت کا پابند بنانا چاہئے۔ آپ یہ سوچیں کہ اگر آپ بیوہ یا مطلقہ ہوتیں اور آپ سے کوئی مرد شادی کرتا تو خوش ہوتیں یا غمگیں ؟ یہ شیطان ہے جو لوگوں کے دلوں سے الفت کو دور کرتا ہے اور اختلاف کا وسوسہ ڈالتا رہتا ہے تو ہمیں سوکنوں سے نہیں شیطان سے مقابلہ کرنا ہے۔

پہلی بیوی سے دوسری شادی چھپانا: بعض لوگ دوسری شادی کر کے پہلی بیوی سے اس لئے چھپاتے ہیں تاکہ کوئی تنازع نہ کھڑا ہو اور کسی ناگہانی ضرر سے بچا جا سکے۔ علماء نے اس قسم کی مصلحت کے تیئں دوسری شادی کو پہلی بیوی سے چھپانا جائز قرار دیا ہے۔ میں اس میں کچھ اضافہ یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اولا پہلی بیوی کو دوسری شادی کے متعلق کنونس کرنے کی کوشش کرے تاکہ دوسری شادی کی اچانک خبر سن کر دو خاندان اور اولاد کے درمیان فتنے کا سبب نہ بن جائے۔ اگر واقعی آپ دوسری شادی کی ضرورت محسوس کرتے اس شرط کے ساتھ کہ دونوں میں عدل کر سکیں گے اور پہلی بیوی، دوسری شادی کے مخالف ہے، کسی طور سے آپ کے نظرئے سے اتفاق نہیں کرنا چاہتی پھر بھی آپ شادی کر سکتے ہیں خواہ اس کو مطلع کریں یا نہ کریں۔ اس صورت میں دوسری شادی کو چھپانا اتنا بڑا معاملہ نہیں ہے جتنا بڑا معاملہ دوسری شادی کے حکم کو حقیر و ظلم سمجھنا ہے۔

دوسری شادی بطور نکاح مسیار: مسیار موجودہ زمانے کا ایک طریقہ نکاح ہے، عرب علماء نے اس کے جواز کا فتوی دیا ہے کیونکہ اس میں شادی کے ارکان و شرائط پائے جاتے ہیں۔اس کی شکل یہ ہے کہ بیوی رضامندی کے ساتھ اپنے بعض حقوق معاف کر دیتی ہیں مثلا نفقہ اور اپنے پاس مستقل رات گزارنا۔ مرد ہمیشہ اس بیوی کے پاس رات گزارنے سے آزاد ہو جاتا ہے، اسی طرح اس کا خرچ بھی برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ وقتا فوقتا اس بیوی کے پاس آتا رہتا ہے اس سے خصوصا عمر رسیدہ، بیوہ اور مطلقہ خواتین کی عفت و عصمت کی حفاظت ہوتی ہے ۔جب زواج مسیار جائز ہے تو دوسری شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یادرہے کہ حلالہ مروجہ یا متعہ کی طرح مدت متعین کرلی جائے تو نکاح نہیں زنا شمار ہوگا۔

دوسری شادی پر اعتراض اور اس کا جواب

عام طور سے ایک سے زائد شادی پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ دو تین سوکنوں میں تنازع پیدا ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ امر برصغیر میں دیکھنے کو ملتا ہے۔اس میں قصور کس کا ہے؟ سعودی عرب میں بھی ایک سے زائد شادیاں ہوتی ہیں مگر ہندوپاک جیسا ماحول نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ اولا یہ جان لیں کہ تنازع انسانی زندگی کا حصہ ہے، جہاں دو لوگ رہتے ہیں وہاں نظریات میں اختلاف ہونا لازمی امر ہے، اکثر اسی نظریاتی اختلاف کے سبب تنازع پیدا ہوتا ہے۔ تنازع کے لئے دوسری شادی ہی سبب نہیں ہے، ایک بیوی اور شوہر میں بھی تنازع ہوتا ہے۔ کثرت طلاق اس کی واضح دلیل ہے۔ ہاں ایک سے زائد بیویوں میں اختلاف کی کثرت ہو جاتی ہے، اسے مرد حسن تعامل اور حسن تدبیر سے رفع کر سکتا ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لئے انمول نمونہ ہے جن کے پاس گیارہ بیویاں تھیں۔ ان بیویوں کے درمیان بھی معمولی اختلاف دیکھنے کو ملتا ہے، اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اختلاف یا تنازع کی وجہ سے دوسری شادی نہیں کی جاسکتی یا اللہ کے اس حکم کا انکار کیا جائے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے جو عام طور سے غیر مسلم کرتے ہیں، کچھ جدید ذہن کے مسلمان بھی اس میں شامل ہیں کہ جب مرد ایک سے زائد شادیاں کر سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں؟ عورت بھی دوسری شادی کر سکتی ہے مگر ایک ساتھ نہیں یعنی ایک شوہر کے موجود ہوتے ہوئے نہیں۔ اگر شوہر کی وفات ہو جائے تو عورت دوسری

شادی کر سکتی ہے، شوہر اگر طلاق دیدے تو دوسری شادی کر سکتی ہے، اسی طرح شوہر لاپتہ ہو جائے تو بھی دوسری شادی کر سکتی ہے مگر ایک ساتھ متعدد شوہر نہیں رکھ سکتی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے صرف مردوں کو ایک ساتھ متعدد بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے، یہ حق عورتوں کو نہیں ملا ہے۔ اس کی حکمت میں غیرت کا بڑا دخل ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی میں شراکت نہیں پسند کر سکتا۔ عورت کی کمزوری، بیماری (حیض ونفاس وغیرہ)، مردوں کے بالمقابل جنسی خواہش کی کمی، ایک سے زائد شوہروں کی عدم استطاعت (بحیثیت خدمت شوہراں، بحیثیت تربیت اولاد، بحیثیت امور خانہ داری وغیرہ) بھی عورت کے لئے بیک وقت متعدد شوہر رکھنے میں مانع ہیں۔ ایک عورت کے پاس بیک وقت کئی شوہر ہوں تو اسے جنسی بیماری کا بھی امکان ہے۔ ایک مشکل نطفے میں اختلاط کی بھی۔ گھریلو فساد تو اپنی جگہ، کون اور کیسے طے کرے گا کہ عورت کب، کس شوہر کے پاس رہے، کیسے اولاد کی تربیت کرے، کیسے گھریلو کام کاج سنبھالے اور کس طرح مختلف شوہروں کی متعدد ذمہ داریاں نبھائے۔ یہ ایسے مقدمات ہیں جن کے حل کی کوئی صورت نہیں ہے اس سبب اسلام نے ایک عورت کو بیک وقت کئی شوہر رکھنے کی اجازت نہیں دی ہے۔

---

27 September 2020